

## 9036-نماز تراویح کی رکعت

### سوال

یہ نے اس سے قبل بھی یہ سوال کیا تھا بپھر میری گزارش ہے کہ ایسا جواب دیں جس سے مجھے کوئی فائدہ ہو پہلا جواب کچھ اچھا نہیں تھا۔

سوال یہ ہے کہ آیا تراویح گیارہ رکعات ہیں یا میں؟ کیونکہ سنت تو گیارہ رکعت ہی ہیں، اور علامہ ابی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی کتاب "القیام والتراویح" میں اسے گیارہ رکعت ہی قرار دیتے ہیں۔

کچھ لوگ تو ان مساجد میں نماز تراویح ادا کرنے جاتے ہیں جہاں گیارہ رکعت ادا کی جاتی ہیں، اور کچھ ان مساجد میں جاتے ہیں جہاں بیس رکعت ادا کی جاتی ہیں، یہاں امریکہ میں یہ مسئلہ حساس بن چکا ہے کیونکہ گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کو ملامت کرتے ہیں، اور اس کے بر عکس بیس رکعت پڑھنے والے دوسروں کو ملامت کرتے ہیں اور فتنہ کی صورت بن چکی ہے، اور پھر یہ بھی ہے کہ مسجد حرام میں بھی بیس رکعت ادا کی جاتی ہیں۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز سنت کے خلاف کیوں ادا کی جاتی ہے؟ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بیس رکعت کیوں ادا کی جاتی ہیں؟

### پسندیدہ جواب

ہمارے خیال میں مسلمان کو اجتماعی مسائل میں اس طرح کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اہل علم کے مابین اجتماعی مسائل کو ایک حساس مسئلہ بنائ کر اسے آپس میں تفرقہ اور مسلمانوں کے مابین فتنہ کا باعث بناتا پھرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ دس رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر وتر کا انتظار کرنے اور امام کے ساتھ نماز تراویح مکمل نہ والے شخص کے بارہ میں کہتے ہیں کہ:

ہمیں بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ امت مسلمہ میں لوگ ایسے مسائل میں اختلاف کرنے لگے ہیں جن میں اختلاف جائز ہے، بلکہ اس اختلاف کو وہ دلوں میں نفرت اور اختلاف کا سبب بنانے لگے ہیں، حالانکہ امت میں اختلاف تو صحابہ کرام کے دورے موجود ہے لیکن اس کے باوجود ان کے دلوں میں اختلاف پیدا نہیں ہوا بلکہ ان سب کے دل منتفع تھے۔

اس لیے خاص کر نوجوانوں اور ہر ملزم شخص پر واجب ہے کہ وہ یکجنت ہوں اور سب ایک دوسرے کی مدد کریں کیونکہ ان کے دشمن بہت زیادہ ہیں جو ان کے خلاف تدبیر وں میں مصروف ہیں۔

دیکھیں: الشرح المختصر (225/4)۔

اس مسئلہ میں دونوں گروہ ہی غلوکاشکار میں، پہلے گروہ نے گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے کو منکر اور بعد از قرار دیا ہے اور دوسرے گروہ صرف گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کو اجماع کا خلاف قرار دیتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ الافق ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی کیا توجیہ کرتے ہیں:

ان کا کہنا ہے کہ:

ہم کہیں گے کہ : ہمیں افراط و تفریط اور غلوزیب نہیں دیتا، کیونکہ بعض لوگ تراویح کی تعداد میں سنت پر التزام کرنے میں غلوسے کام لیتے اور کہتے ہیں : سنت میں موجود عدد سے زیادہ پڑھنی جائز نہیں، اور وہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے والوں کو گنگا اور نافرمان قرار دیتے اور ان کی سخت خالفت کرتے ہیں۔

بلاشک و شبہ یہ غلط ہے، اسے گنگا اور نافرمان کیسے قرار دیا جاسکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے بارہ میں سوال کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(دو دو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر تعداد کی تحدید نہیں کی، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا اسے تعداد کا علم نہیں تھا، کیونکہ جسے نماز کی کیفیت کا ہی علم نہ ہوا اس کا عدد سے جاہل ہونا زیادہ اولی ہے، اور پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے بھی نہیں تھا کہ ہم یہ کہیں کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہونے والے ہر کام کا علم ہو۔

لہذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تعداد کی تحدید کیے بغیر نماز کی کیفیت بیان کی ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں وسعت ہے، اور انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ سورکت پڑھنے کے بعد وترادا کرے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ :

(نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے)۔

یہ حدیث عموم پر محدود نہیں حتیٰ کہ ان کے باہم بھی یہ عموم پر نہیں ہے، اسی لیے وہ بھی انسان پر یہ واجب قرار نہیں دیتے کہ وہ بھی پانچ اور بھی سات اور بھی نو و ترادا کریں، اگر ہم اس حدیث کے عموم کو لیں تو ہم یہ کہیں گے کہ :

بھی پانچ بھی سات اور بھی نو و ترادا کرنے واجب ہیں، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس حدیث "نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" کا معنی اور مراد یہ ہے کہ نماز کی کیفیت وہی رکھو لیکن تعداد کے بارہ میں نہیں لیکن جہاں پر تعداد کی تحدید بالغہ موجود ہو۔

بہر حال انسان کو چاہیے کہ وہ کسی وسعت والے معاملے میں لوگوں پر تشدد سے کام نہ لے، حتیٰ کہ ہم نے اس مسئلہ میں تشدد کرنے والے بھائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ گیارہ رکعت سے زیادہ آئندہ کو بد عقی قرار دیتے اور مسجد نے نکل جاتے ہیں جس کے باعث وہ اس اجر سے محروم ہو جاتے ہیں جس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

(جو بھی امام کے ساتھ اس کے جانے نہیں قائم کرے اسے رات ہر قیام کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (806) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی (646) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

چھ لوگ دس رکعت ادا کرنے کے بعد یہٹھ جاتے ہیں جس کی بنا پر صفوں میں خلاپیدا ہوتا اور صفوں ٹوٹ جاتی ہیں، اور بعض اوقات تو یہ لوگ باتیں بھی کرتے ہیں جس کی بنا پر نمازی تنگ ہوتے ہیں۔

ہمیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہ بھائی خیر اور بھائی بھی چاہتے ہیں اور وہ مجتهد ہیں لیکن ہر مجتهد کا اجتہاد صحیح بھی نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات وہ اجتہاد میں غلطی بھی کر پڑھتا ہے۔

اور دوسرا گروہ : سنت کا التزام کرنے والوں کے بر عکس یہ گروہ گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کو غلط قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اجماع کی خالفت کر رہے ہیں، اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں :

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿جو شخص باوجود راه ہدایت کے واضح بوجانے کے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جو درود خود متوجہ ہو اور وزن خیں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت سی بری جگہ ہے﴾ النساء (115)

آپ سے پہلے جتنے بھی تھے انہیں تیس رکعت کے علاوہ کسی کا علم نہیں تھا، اور وہ انہیں بہت زیادہ منکر قرار دیتے ہیں، لہذا یہ گروہ بھی خطاء اور غلطی پر ہے۔

دیکھیں الشرح الممتع (4/73-75)۔

نماز تراویح میں آٹھ رکعت سے زیادہ کے عدم جواز کے قائلین کے پاس مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے :

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ کی رمضان میں نماز کیسی تھی؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے تھے آپ ان کی طول اور حسن کے بارہ میں کچھ نہ پوچھیں، پھر پار رکعت ادا کرتے آپ ان کے حسن اور طول کے متعلق نہ پوچھیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت ادا کرتے تو میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ و تراویح کرنے سے قبل سوتے ہیں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (909) صحیح مسلم حدیث نمبر (738)

ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث رمضان اور غیر رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ہمیشگی پر دلالت کرتی ہے۔

علماء کرام نے اس حدیث کے استدلال کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے اور فعل و وجوب پر دلالت نہیں کرتا۔

رات کی نماز کی رکعات کی تعداد مقید نہ ہونے کے دلائل میں سب سے واضح ذیل حدیث ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارہ میں سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(رات کی نمازوں دور رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی ایک صحیح ہونے خدشہ محسوس کرے تو اپنی نماز کے لیے ایک رکعت و تراویح کر لے) صحیح بخاری حدیث نمبر (946) صحیح مسلم حدیث نمبر (749)۔

اس مسئلہ میں علماء کرام کے اقوال پر نظر دوڑانے سے آپ کو یہ علم ہو گا کہ اس میں وسعت ہے اور گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، ذیل میں ہم معتبر علماء کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں :

آنہم احاف میں سے امام سرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

ہمارے ہاں و تر کے علاوہ میں رکعات میں ہیں۔

دیکھیں : البسوط (145/2)۔

اور ابن قدامہ مقدمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

ابو عبد اللہ (یعنی امام احمد) رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں رکعت ہی مختار ہیں، امام ثوری، ابو حنیفہ، امام شافعی، کا بھی یہی کہنا ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ چھتیں رکعت ہیں۔

دیکھیں : المغایل ابن قدامہ المقدسی (457/1)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

علماء کرام کے اجماع میں نماز تراویح سنت ہیں، اور ہمارے مذہب میں یہ دس سلام م کے ساتھ دو دور رکعت کر کے میں رکعات ہیں، ان کی ادائیگی باجماعت اور انفرادی دونوں صورتوں میں ہی جائز ہیں۔

دیکھیں : الجمیع للنحوی (31/4)۔

نماز تراویح کی رکعات میں مذاہب اربعہ یہی ہے اور سب کا یہی کہنا ہے کہ نماز تراویح گیارہ رکعت سے زیادہ ہے، اور گیارہ رکعت سے زیادہ کے مندرجہ ذیل اسباب ہو سکتے ہیں :

1- ان کے خیال میں حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس تعداد کی تحدید کی مختصاتی نہیں ہے۔

2- بہت سے سلف رحمہ اللہ تعالیٰ سے گیارہ رکعات سے زیادہ ثابت ہیں

دیکھیں : المغایل ابن قدامہ (604/2) اور الجمیع للنحوی (32/4)۔

3- نبی صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات ادا کرتے تھے اور یہ رکعات بہت لمبی لمبی ہوتی جو کہ رات کے اکثر حصہ میں پڑھی جاتی تھیں، بلکہ جن راتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز تراویح کی جماعت کروانی تھی اتنی لمبی کر دیں کہ صحابہ کرام طلوع فجر سے صرف اتنا پہلے فارغ ہوئے کہ انہیں خدشہ پیدا ہو گیا کہ ان کی سحری ہی نہ رہ جائے۔

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنا پسند کرتے تھے اور اسے لمبا نہیں کرتے تھے، تو علماء کرام نے کا خیال کیا کہ جب امام مفتین یوں کو اس حد تک نماز لمبی پڑھائے تو انہیں مشقت ہو گی، اور ہو سختا ہے کہ وہ اس سے نفرت ہی کرنے لگیں، لہذا علماء کرام نے یہ کہا کہ امام کو رکعات زیادہ کر لینی چاہیے اور قرأت کم کرے۔

حاصل یہ ہوا کہ :

جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہی گیارہ رکعت ادا کی اور سنت پر عمل کیا تو یہ بہتر اور اچھا اور سنت پر عمل ہے، اور جس نے قرأت بلکی کر کے رکعات زیادہ کر لیں اس نے بھی اچھا کیا لیکن سنت پر عمل نہیں ہوا، اس لیے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اگر کوئی نماز تراویح امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور امام احمد رحمہم اللہ کے مسلک کے مطابق میں رکعت یا امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق چھتیں رکعات ادا کرے یا گیارہ رکعت ادا کرے تو اس نے اچھا کیا، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے عدم توقیف کی بناء پر تصریح کی ہے، تو رکعات کی کمی اور زیادتی قیام لمبا یا چھوٹا ہونے کے اعتبار سے ہو گی۔

دیکھیں : الاختیارات (64)۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

ان صحیح اور حسن احادیث جن میں رمضان المبارک کے قیام کی ترغیب وارد ہے ان میں تعداد کی تخصیص نہیں، اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح میں رکعت ادا کی تھیں، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی راتیں بھی نماز تراویح کی جماعت کروائی ان میں رکعات کی تعداد بیان نہیں کی گئی، اور چوتھی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح سے اس لیے پہچپے رہے کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائیں اور لوگ اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جائیں۔

ابن حجر عسکری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یہ صحیح نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح میں رکعات ادا کی تھیں، اور جو یہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں رکعت ادا کیا کرتے تھے"

یہ حدیث شدید قسم کی ضعیف ہے۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (142/27-145)

اس کے بعد ہم سائل سے یہ کہیں گے کہ آپ نماز تراویح کی میں رکعات سے تعجب نہ کریں، کیونکہ کئی نسلوں سے آئندہ کرام بھی گزرے وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے اور ہر ایک میں خیر و بخلانی ہے۔ سنت وہی ہے جو اپر بیان کیا چکا ہے۔

واللہ اعلم۔